الرزاق جل جلالہٗ

ڈاکٹر محمد اشرف کھوکھر

اگرچہ زمانۂ تخلیق کو ناپنے کا کوئی آلہ موجود نہیں ہے، تاہم سائنسدانوں کی قیاس آرائی کے مطابق انسان کو اپنی موجودہ شکل وصورت میں اس کرۂ ارض پر وجود میں آئے تقریباً دس ہزار سال گزرے ہیں۔ وہ شروع دن سے خوراک، مکان اور تلاشِ رزق میں صحرا نوردی کی زندگی بسر کرتا رہا۔ جب بھی ''حصول رزق'' کی راہ میں کوئی رکاوٹ حائل ہوئی، اس نے انسانی خون بہانے سے دریغ نہیں کیا۔ اس صورت حال کا ذکر قرآن مجید میں اللہ رب العزت اور فرشتوں کے مابین مکالمے کے انداز میں موجود ہے۔ تخلیق انسان کے بارے میں فرشتوں نے دریافت کیا تھا: ''اے رب العالمین! کیا تو ایسی ہستی کو پیدا کرنا چاہتا ہے جو کرۂ ارض پر ہر روز ایک نیا ہنگامہ کھڑا کرے گی اور خون بہانے سے باز نہیں آئے گی''۔ (سورۂ بقرہ)

یہاں ہمارا مقصود تخلیق انسان کی تشریح نہیں، بلکہ رزق اور حصول رزق کے لیے کی گئی انسانی تگ ودو، جستجو، کوشش، جہد مسلسل اور اللہ تعالیٰ کی صفتِ ''رَزَّاق'' کو بیان کرنا ہے۔

اللہ رب العزت نے بے شمار مخلوقات کو پیدا فرمایا اور انسان کو اشرف المخلوقات بنایا، انسان کو کرۂ ارض پر بھیجنے سے پہلے ''الرزاق جل جلالہٗ'' نے فراہمی رزق کا انتظام فرما دیا۔

بچہ ابھی شکم مادر میں نہیں آیا ہوتا کہ الرزاق جل جلالہٗ نے اس کے رزق کا انتظام پہلے سے کر دیا ہوتا ہے۔ بحکم خالق جب بچہ کی پیدائش ہو جاتی ہے تو مادرِ مہربان کے سینے میں اس کی فطری ضرورت کے مطابق دودھ کی نہریں ننھے منے بچے کو بہترین رزق فراہم کرتی ہیں۔ جب ذرا بڑا ہوتا ہے، ماں باپ کی شفقت ومحبت کے نتیجے میں خوراک اور فراہمی رزق کا بہترین انتظام فرما دیتا ہے۔

ہرن کے بچے کو دیکھئے! پیدائش سے تھوڑے ہی وقفے کے بعد اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جاتا ہے اور تھوڑی ہی دیر میں اپنی ماں کے تھنوں سے دودھ پینا شروع کر دیتا ہے۔ اللہ رب العزت نے کیسی من موہنی جبلی خصوصیات سے نوازا ہے۔ اسی طرح دیگر حیوانات کا معاملہ ہے۔ الرزاق جل

جلالہ ہی اپنی مخلوقات کے رزق کا ذمہ دار اور اپنے فضل و احسان کے طور پر اپنے بندوں تک رزق پہنچانے اور اسباب پیدا کرنے والا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

’’إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُوْ الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ‘‘۔ (الذاریات:۵۷)

ترجمہ:.’’اللہ تعالیٰ تو خود ہی سب کو روزی پہنچانے والا ہے، قوت والا مضبوط ہے‘‘۔

ندی نالوں، دریاؤں اور سمندروں کی سطحِ آب سے آفتاب کی گرمی سے آبی بخارات کا اٹھنا، ہوا کے دوش پر سوار ہو کر بادلوں کی شکل اختیار کرنا، بحکم خدا متوازن قطرات بارش میں زمین پر رحمت خداوندی کا برسنا اور پھر زمین کے خزانوں کا اُگلنا، ایک بیج سے کونپل، کونپل سے پودا اور پودے سے پھول اور پھل یہ سب کے سب ’’الرزاق جل جلالہٗ‘‘ کے فراہمیٔ رزق کے اسباب ہی تو ہیں۔ بے شک اللہ ہی بہترین رزق دینے والا ہے۔

جو جاندار جہاں ہے، جس فطری ماحول میں ہے ’’الرزاق جل جلالہ‘‘ نے فراہمیٔ رزق کے اسباب بھی ویسے ہی پیدا کر دیئے ہیں۔ مچھلی کو اپنے فطری ماحول پانی میں رزق مہیا کرنے کے اسباب پیدا فرما دیئے ہیں، اسی طرح ایک زیر زمین رہنے والے کیڑے کو زمین کی تہوں میں رزق ملتا ہے اور اگر ایک کیڑا پہاڑ کی چوٹی میں برف کی سل کے اندر موجود ہوتا ہے تو الرزاق جل جلالہ اس کو وہاں رزق فراہم کرتا ہے۔’’**سبحان اللّٰه وبحمده سبحان اللّٰه العظيم**‘‘۔

اللہ رب العزت نے حصولِ رزق کی جبلی خصوصیات تو تمام جانداروں میں ودیعت کی ہیں۔کھانا، پینا فطری امور میں سے ہے: ’’فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا‘‘۔انسان چونکہ اشرف المخلوقات ہے، اس لیے دیگر حیوانات کی طرح خالق فطرت نے اُسے آزاد نہیں چھوڑا ہے۔ زندگی کو آسان بنانے کے لیے جن چیزوں پر زندگی موقوف ہے، ان کی طرف رہنمائی بھی بذریعہ آسمانی ہدایت عطا فرمائی گئی ہے۔انسانی حیات کی تعمیر وترقی کے لیے اسلام نے حدود وقیود، کمیت وکیفیت اور حلال وحرام کی تمیز بتائی ہے، منع نہیں فرمایا، بلکہ ناجائز طریقوں سے حاصل کیے گئے رزق کے استعمال سے نہ صرف منع فرمایا ہے، بلکہ وعیدیں سنائی گئی ہیں۔کمیونزم، سوشلزم اور دیگر مذاہب میں حلال وحرام کی بے اعتدالیوں کی وجہ سے اخلاقی دیوالیہ پن واقع ہوا ہے، جبکہ اسلام نے اس بے اعتدالی کی روک تھام کے لیے حلال وحرام کا فرق بیان کیا ہے۔

رزق کی اقسام:

رزق کی دو قسمیں ہیں: ۱:......حلال ۔۲:......حرام۔ پھر رزق حرام کی دو اقسام ہیں: ۱......**حرام لذاتہٖ** ۔۲......**حرام لغیرہٖ**۔ مثلاً: بکری حلال ہے، لیکن اگر کوئی چوری کر کے ذبح کرے

اور خود کھائے یا دوسروں کو کھلائے تو وہ حرام ہوگی۔ اگر کوئی شخص انتہائی مشقت سے کمائی ہوئی رقم سے اشیائے خورد ونوش حاصل کرتا ہے تو اس کے تمام اعمال واخلاق پر بہتر اثر پڑتا ہے۔ رسول آخرین ﷺ نے فرمایا: ’’الکاسب حبیب اللّٰہ‘‘ ......یعنی ’’محنت کار اللہ کا دوست ہوتا ہے‘‘۔

اس کے برعکس اگر کوئی ناجائز ذرائع سے مثلاً: چوری، ڈاکہ، رشوت، دھوکہ فراڈ کے ذریعے سے رزق حاصل کرتا ہے تو اس کے لیے یہ حرام ہے اور اس کے اعتقادات، اعمال واخلاق، نماز، روزہ، حج ودیگر عبادات پر انتہائی برا اثر پڑے گا، یہ تمام عبادات اللہ رب العزت کے ہاں ناقابل قبول ہوں گی۔

اللہ رب العزت کی حلال کی ہوئی چیزیں غیر اللہ کے نام پر ذبح کرکے کھانا بھی حرام کے زمرے میں آتا ہے۔ شرع متین نے جن چیزوں کو حرام قرار دیا ہے تو ان کے حرام کیے جانے کے مختلف اسباب ہوسکتے ہیں، مثلاً: نجاست اور مردار کھانے کی وجہ سے جن جانوروں میں گندی اور قبیح عادات واطوار پیدا ہوتے ہیں تو انہیں انسان کے لیے کھانا حرام قرار دیا گیا ہے، تاکہ انسانی اخلاق حسنہ متاثر نہ ہوں۔

اسلام چونکہ مکمل ضابطۂ حیات ہے، اس لیے مادہ اور مادہ پرستی سے منع کرتا ہے۔ رزق حلال، تواضع وانکساری اور مسنون طریقوں سے کھانے، پینے کو باعث اجر وثواب قرار دیتا ہے۔ اسلام نے رزق حلال کے استعمال سے پہلے اور بعد میں اللہ تعالیٰ کا نام لینے کی تاکید فرمائی ہے، اس لیے کھانے، پینے کی ابتداء وانتہاء میں مسنون دعاؤں کی تاکید فرمائی گئی ہے۔ انسانی صحت اور تندرستی کے لیے اعتدال کو مستحسن کہا گیا ہے۔ رسول آخرین ﷺ نے فرمایا: ’’خیر الأمور أوسطھا‘‘۔ ......یعنی ’’ہر کام میں میانہ روی مستحسن ہے‘‘۔

ہر شخص رزق کی جستجو اور تلاش میں حلال وحرام کی تمیز کیے بغیر سرگرم عمل ہے اور اس کے لیے ہر طرح کی ذلت ورسوائی برداشت کرنا آسان سمجھتا ہے، حالانکہ الرزاق جل جلالہ کے ارشاد کا ترجمہ یہ ہے کہ: ’’زمین پر جو بھی چلنے والا ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کا رزق (اپنی رحمت کے ساتھ) اپنے ذمے لے لیا ہے‘‘۔ (ہود:۶)

انسانی صحت اور تندرستی کے لیے الرزاق جل جلالہ نے حدِ اعتدال کو ملحوظ رکھنا سکھایا ہے، مثلاً: روزہ میں مسلمان اللہ کی حلال کی ہوئی اشیاء اور رزق کے کھانے، پینے سے صرف اور صرف اللہ کی خوشنودی اور رضا جوئی کے لیے رک جاتا ہے۔ دنیا میں تمام بگاڑ کا سبب حصول رزق میں انسانی حرص کا حد سے تجاوز کرنا قرار دیا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ جو لوگ جائز وناجائز کو ملحوظ رکھے بغیر اپنی تمام صلاحیتوں اور توانائیوں کو رزق، زن، زر اور زمین کے حصول کے لیے صرف کرتے ہیں اور شب وروز بے چین نظر آتے ہیں اور جو لوگ حصولِ رزقِ حلال میں محنت ومشقت سے کام لیتے

ہوئے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت وفرمانبرداری کرتے ہیں، ان کے لیے دنیا میں امن وسکون اور آخرت میں اجرِعظیم ہوگا۔ بقول مولانا حالی:

مشقت کی ذلت جنہوں نے اٹھائی
جہاں میں ملی ان کو آخر بڑائی
نہال اس گلستان میں جتنے بڑھے ہیں
ہمیشہ وہ نیچے سے اوپر چڑھے ہیں

کسی بھی فرد، قوم اور ملک کی ترقی وخوشحالی' اقتصادی آسودگی کی مرہون منت ہے۔ جہاں ملکی اقتدار پر متمکن لوگ عوام الناس میں مواقع کی فراہمی میں بندر بانٹ کا معاملہ کریں، وہاں تعمیر وترقی کیسے ممکن ہو؟ جس ملک میں خوانین، جاگیرداروں، وڈیروں اور پدرم سلطان بود کے نعرے لگانے والوں کی کثرت ہو، جہاں غریب طبقہ کے محنت کش افراد مذکورہ طبقات کے غلام ہوں، جہاں مزدوری نہ ملے، اگر ملے تو پوری نہ ملے، حصول رزق حلال کی تگ ودو، کوشش اور جہد مسلسل کو سبوتاژ کردیا جائے، وہ قوم وملک بھلا کیسے تعمیر وترقی کی اوج ثریا تک پہنچ سکتے ہیں؟ اللہ رب العزت ''الرزاق جل جلالهٗ '' ہے اور رزق کی فراہمی کا نہ صرف وعدہ کیا ہے، بلکہ فرش خاکی کو رزق حلال سے مزین کررکھا ہے۔ رہی حصول رزق میں توکل کی بات تو صرف ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھ جانا توکل نہیں کہلاتا، توکل علی اللہ کا مطلب یہ ہے کہ:

توکل کا یہ مطلب ہے کہ خنجر تیز رکھ اپنا
انجام اس کی تیزی کا مقدر کے حوالے کر

اسلام میں حصول رزق حلال کو عین عبادت کہا گیا ہے، رسول آخرین ﷺ نے محنت ومشقت سے رزق حلال کھانے والوں کو اللہ کا دوست قرار دیا اور آجر کو اجرت دینے میں جلدی کی تاکید فرمائی ہے کہ: ''مزدور کی اجرت ادا کردو، اس سے پہلے کہ اس کی پیشانی کا پسینہ خشک ہو''۔

رشوت اور حرام خوری کی مذمت:

رشوت ایسا معاوضہ ہے جو کسی بھی عہدہ، منصب، سہولت یا مراعات کے حصول کے لیے صاحبِ اقتدار کو بطور تحفہ یا کسی بھی صورت میں دیا جائے، جس سے کسی دوسرے فرد یا معاشرہ کا حق غصب ہو، اسلام نے رشوت اور حرام خوری کی شدید مذمت کی ہے۔ رسول آخرین حضرت محمد ﷺ نے فرمایا: ''الراشی والمرتشی کلاهما فی النار ''۔ یعنی ''رشوت لینے اور دینے والا دونوں دوزخی ہیں''۔

ملاوٹ:

کسی بھی خالص چیز میں کسی ناقص چیز کی ملاوٹ سے اسلام نے سختی سے منع فرمایا ہے، مثلاً: دودھ میں پانی یا پاؤڈر کی ملاوٹ، گندم اور اناج میں کسی دوسری سستی جنس کی ملاوٹ، آٹا، دالیں اور دیگر اشیائے خورد ونوش میں ملاوٹ، وغیرہ بہت بڑا جرم ہے، جو افراد معاشرہ کی صحت کے لیے انتہائی مضرت رساں ہے اور انسانی جانوں سے کھیلنے کے مترادف ہے۔

ذخیرہ اندوزی:

اشیائے خورد ونوش کی ذخیرہ اندوزی اور کمیابی اور مصنوعی قلت پیدا کرنے کی غرض سے اس کی فروخت کو روکے رکھنے اور پھر زیادہ نرخ پر بیچنے کو ممنوع قرار دیا ہے۔ حصول رزق حلال کے لیے جو اصول وضوابط رسول اللہ ﷺ نے دیئے ہیں، ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ کسی ایسے کام کی اجرت طلب کرنا ناجائز ہے جو بجائے خود حرام ہے، مثلاً: بت بنانا یا شراب بنانا۔ کسی صورت میں شراب یا کتے کی قیمت کا مطالبہ نہیں ہوسکتا، اسی طرح سود کا مطالبہ، جوا، قمار بازی اور سٹہ کو حرام قرار دیا ہے۔

رسول آخرین ﷺ نے فرمایا: ''خرید وفروخت کے وقت تم زیادہ قسمیں کھانے سے بچو، کیونکہ وہ اسے رواج دیتی ہے، مگر پھر برکت کھو دیتی ہے''۔ (مسلم، ابوقتادہؓ)

متانت جاتی رہتی ہے دیانت جاتی رہتی ہے
بظاہر فائدہ ہو بھی شرافت جاتی رہتی ہے
کہا آقاؐ نے جب تم مال بیچو خریدو تم
زیادہ کھاؤ مت قسمیں کہ برکت جاتی رہتی ہے

(اعجاز رحمانی)

دوسری جگہ ارشاد فرمایا: ''وہ شخص تنگ دلی سے پاک ہوگیا جس نے زکوٰۃ دی اور مہمان نوازی کی اور مصیبت میں صدقہ دیا''۔ (جوامع الکلم)

ہمارے معاشرے میں رشوت، ملاوٹ، ذخیرہ اندوزی، شراب نوشی اور جوا، وغیرہ جیسے جرائم بکثرت پائے جاتے ہیں جو معاشی، معاشرتی اور اقتصادی ترقی میں بہت بڑی رکاوٹ کا باعث ہیں۔ ان جرائم کے موثر سدباب کے لیے آخر ٹھوس اقدامات کیوں نہیں کیے جاتے؟

انتہائی صدمے کی بات ہے کہ ہمارے معاشرے میں غریب اور مزدور طبقہ کا بری طرح استیصال کیا جاتا ہے، مثلاً رہائش اور مکانات کی تعمیر کے شعبے میں کام کرنے والے ان مزدوروں اور محنت کشوں کے حقوق غصب کیے جاتے ہیں جو اپنے آبائی قصبات سے ہزاروں کلومیٹر دور حصول

رزق حلال کے لیے محنت ومشقت کرتے ہیں اور مزدوروں کا حق ان تک ایجنٹس حضرات پہنچنے ہی نہیں دیتے ہیں یا فلاحی کمیٹیوں کے نام پر چندہ بٹورنے والے حضرات مزدوروں سے چھین لیتے ہیں۔ ایک ایسا شخص جو دن رات، گرمی سردی، دکھ تکلیف، مصائب وآلام برداشت کرتے ہوئے دن بھر مزدوری کرتا ہے اور اپنے اہل وعیال پر خرچ کرنے کے لیے جمع کرتا ہے، جب بینک یا گھر سے لاکر صرف وخرچ کے لیے نکلتا ہے تو چنڈا کو اس سے رقم چھین لیتے ہیں۔

انتہائی بدقسمتی کی بات ہے کہ رزق حلال کمانے والے کے ساتھ اس طرح کا ظلم اور زیادتی ہو اور ہمارے اصحاب اقتدار سب اچھا ہے کے گن گاتے رہیں۔ آخر اس انتہائی ظلم کا ذمہ دار کون ہے؟ کوئی ایک فرد، معاشرہ یا اصحاب اقتدار؟ ان میں سے کوئی بھی ذمہ دار ہو، مگر اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کرسکتا کہ یہ محنت کشوں، مزدوروں اور رزق حلال کمانے والوں کے ساتھ بہت بڑا ظلم ہے!!

دینی اخلاقی، معاشی، معاشرتی اور اقتصادی لحاظ سے نسل نو کی تعمیر اخلاق اور ترقی میں رزق حلال کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ حرام رزق سے دریغ نہ کرنے والے والدین کی اولاد کے رگ وریشہ میں حرام سرایت کرجاتا ہے تو وہ اولاد بھلا دینی، ملکی، اخلاقی، معاشی اور معاشرتی لحاظ سے تعمیر وترقی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے سکتی ہے؟

روح کی بالیدگی رزق حلال کی مرہون منت ہے۔ رزق حلال کے استعمال ہی سے اخلاق حسنہ پروان چڑھتے ہیں۔ جہاں اللہ رب العزت نے انسانی جسم وجاں کی بالیدگی اور نشو ونما کے لیے بے شمار رزق حلال پیدا فرمایا ہے، وہاں روح کی بالیدگی کا بہترین انتظام فرمایا ہے۔ روح کی ترقی انسانیت کی تعمیر وترقی کا دارومدار ہے، اس لیے ''الرزاق جل جلالہٗ'' آسمانی تعلیمات کو بذریعہ انبیاء علیہم السلام وقتاً فوقتاً پہنچاتا رہا ہے، تاآنکہ رسول آخرین حضرت محمد ﷺ پر سلسلہ ختم فرمایا اور دین اسلام مکمل ہوگیا۔ اب ساری انسانیت کی تعمیر وترقی، دارین کی کامیابی وکامرانی آپ ﷺ کے لائے ہوئے دین پر عمل پیرا ہونے میں مضمر ہے۔

رزق حلال کی تلاش کے بارے میں رسول آخرین ﷺ نے فرمایا: ''اے لوگو! جو چیزیں جنت سے قریب اور دوزخ سے دور کرنے والی ہیں، وہ میں تمہیں بتاچکا ہوں اور ان چیزوں کی بھی نشاندہی کرچکا ہوں جو جنت سے دور اور دوزخ سے قریب کرنے والی ہیں، جبرائیل علیہ السلام نے مجھے خبر دی ہے کہ کوئی انسان اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک وہ اپنے حصے کا مقررہ رزق نہ کھالے''۔ تو اے لوگو! اللہ سے ڈرو اور تلاش رزق میں غلط ذرائع استعمال نہ کرو، ایسا نہ ہو کہ رزق کی تاخیر سے تم گناہ میں مبتلا ہوجاؤ۔ یاد رکھو! خدا کے ہاں کی چیزیں اس کی اطاعت وفرمانبرداری ہی سے حاصل ہوتی ہیں، بقول علامہ اقبال مرحوم:

پرواز ہے دونوں کی ایک فضا میں
کرگس کا جہاں اور ہے شاہیں کا جہاں اور

کرگس ہمیشہ مردار کھانے کا عادی ہے، مرے ہوئے مردار جانور کی بدبو بیسیوں کلومیٹر دور سے سونگھ کر رزق حرام کھانے کے لیے گروہ در گروہ پہنچ جاتا ہے۔ لیکن اللہ رب العزت نے شاہین کی فطرت میں یہ رکھا ہے کہ وہ شکار زندہ کے بغیر کھاتا ہی نہیں ہے۔ جو افراد معاشرہ رزق حرام کھانے کے عادی ہیں یا عادی کردیئے گئے ہیں وہ ''الرزاق جل جلالہٗ'' کی بارگاہ عالی میں خلوص نیت کے ساتھ توبہ واستغفار کریں اور اس کے ساتھ ساتھ ہم سب ''الرزاق جل جلالہٗ'' سے رزق حلال کی فراہمی کے آسانی کی دعا مانگیں۔ ''الرزاق جل جلالہٗ'' ہمیں، ہماری اولادوں، عزیز واقارب اور تمام مسلمانوں کو رزق حلال عطا فرمائیں، آمین یا رب العالمین!۔